7فروری1963

ازعدالت عظمیٰ

بینک آف بہار لمیٹڈ

بنام

مہابیر لال اور دیگران

(کے سبّا راؤ، راگھوبر دیال اور جے آر مدھولگر، جسٹسز۔)

نیگوشیبلا نسٹر مینٹس — فرم بینک کو چیک پیش کرتی ہے — بینک کے پوٹدار کے ہاتھ میں رکھی گئی رقم — اگر فرم کو ادائیگی کی جاتی ہے — عدالت میں ہونے کے بارے میں فیصلے میں بیان — چیلنج اگر اور جب اجازت دی جائے — نوکر کے مجرمانہ فعل کے لیے ویکیریئس ذمہ داری — نیگوشیبلانسٹر مینٹس ایکٹ، 1881 (1881 کا XXVI)، دفعات 85,118۔

جواب دہندگان 1 اور 2 نے میسرز جوگی لال پربھو چند کے نام اور انداز کے تحت کاروبار جاری رکھا۔ بینک کی بہار شریف برانچ کے حق میں کیش کریڈٹ معاہدے کے تحت اور فرموں کے ذریعے انجام دیے گئے پرمسری نوٹ کی طاقت پر، فرم نے بینک پر ایک چیک نکالا جسے ادائیگی کے لیے منظور کیا گیا۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ یہ رقم فرم کو ادا نہیں کی گئی تھی بلکہ پٹنہ میں کسی دوسری فرم کو ادا کرنے کے لیے بینک کے نوکر یا ایجنٹ پوٹدار کے ہاتھ میں رکھی گئی تھی۔ یہ شخص جواب دہندگان کے ساتھ پٹنہ تک گیا لیکن پٹنہ فرم کی دکان پر جواب دہندگان سے ملنے میں ناکام رہا جس جگہ پر اتفاق ہوا تھا۔ ہائی کورٹ کے سامنے موجودہ اپیل کنندہ کے وکیل نے تسلیم کیا کہ پوٹدار اپنے ساتھ رقم لے گیا تھا۔

اس عدالت کے سامنے اپیل گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں جیسا کہ کہا گیا ہے کوئی رعایت نہیں دی گئی، اس طرح کہ پوٹدار رقم اپنے ساتھ لے گیا۔ یہ مزید دلیل دی گئی کہ پوٹدار کو کی جانے والی ادائیگی کو فرم کو کی جانے والی ادائیگی سمجھا جانا چاہیے۔ بھروسہ۔ 85 اور 118 نیگوشیبلانسٹر مینٹس ایکٹ، 1881 پر کیا گیا تھا۔ آخر میں یہ دعوی کیا گیا کہ پوٹدار کی طرف سے رقم کے غلط استعمال کے لیے بینک کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ اس کا عمل ایک مجرمانہ عمل تھا۔

قرار دیا گیا کہ جہاں کسی عدالت کے فیصلے میں کوئی بیان ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی خاص چیز ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے، اسے عام طور پر کسی فریق کے ذریعے چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے جب تک کہ قانونی چارہ جوئی کے

دونوں فریق اس بات پر متفق نہ ہوں کہ بیان غلط ہے۔

وہ رقم جو فرم کی اصل تحویل میں یا کسی ایسے شخص کی تحویل میں نہیں گئی جو فرم کا نوکر یا ایجنٹ تھا، فرم کو اس کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

نیگوشیبل انسٹرومینٹس ایکٹ کی دفعہ 85 کی دفعات سے فائدہ اٹھانے کے لیے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ادائیگی درحقیقت فرم کو یا فرم کی جانب سے کسی شخص کو کی گئی تھی۔ قانون کی دفعہ 118 کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

جگ جیونداس جمناداس بنام دی نگر سنٹرل بینک لمیٹڈ (1925) آئی۔ایل۔آر۔ 50 بوم۔ 118 ممتاز۔

مناسب معاملات میں صوابدیدی ذمہ داری اپنے نوکر کے اعمال کے حوالے سے مالک پر منحصر ہوسکتی ہے لیکن یہ ممکنہ طور پر کسی دوسرے کے نوکر کے مجرمانہ اعمال کے حوالے سے کسی اجنبی پر منحصر نہیں ہوسکتی۔

گوپال چندر بھٹاچارجی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہندوستان (1909) آئی ایل آر 36 کلکتہ 647 اور چیشائر بمقابلہ بیلی، [1905] 1 کے بی 237، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول اپیل نمبر 340 آف 1960۔

1950 کی ایف اپیل نمبر 230 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 11 مارچ 1958 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سرجو پرساد اور آر سی پرساد۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے این سی چٹرجی، ایم کے رامامورتی، آر کے گرگ، ایس سی اگروالا اور ڈی پی سنگھ۔

.1963 7 فروری۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مدھولگر، جے۔— یہ پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی ایک سند کی طرف سے اپیل ہے جس میں مدعا علیہان 1 اور 2 کی طرف سے اس کے سامنے پیش کی گئی اپیل کی اجازت دی گئی ہے اور مدعی بینک (ہمارے سامنے اپیل کنندہ) کے دعوے کو 35,000 روپے کی رقم میں مسترد کر دیا گیا ہے۔

بینک کے مطابق مدعاعلیہان 1 اور 2 بہار شریف میں میسرس جوگی لال پربھوچند کے نام اور انداز میں کاروبار کرتے تھے۔ 17 فروری 1941 کوانھوں نے بینک کے حق میں نقد کریڈٹ کے معاہدے پر عمل درآمد کیا جس کے تحت کچھ شرائط پر کپڑے کی گانٹھوں کے خلاف 50,000 روپے کی حد تک نقد کریڈٹ کی سہولیات منظور کی گئیں۔اس معاہدے کے تحت اسی دن فرم کو 15,000 روپے کی رقم پیش کی گئی تھی۔ 28 اگست 1947 کو فرم نے بینک کی بہار شریف برانچ کے حق میں 50,000 روپے کا وعدہ نامہ جاری کیا اور منیجر سے فوری طور پر 35,000 روپے پیشگی کے لیے رابطہ کیا کیونکہ انہیں پٹنہ کے تھوک فروش میسرز منوہر داس جینارین کے ذریعے انہیں الاٹ کیے گئے کچھ کپڑوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے اس رقم کی ضرورت تھی۔ پھر بینک کے مطابق، فرم اور بینک کی بہار شریف برانچ کے منیجر کے درمیان ایک معاہدہ کیا گیا جس کے تحت فرم کو تھوک فروشوں سے موصول ہونے کے بعد کپڑے کی گانٹھوں کو مزید سیکیورٹی کے طور پر گروی رکھنے پر راضی ہونے پر وعدے کے نوٹ کی سیکیورٹی لینے کی اجازت دی گئی۔اس معاہدے کی بنیاد پر، فرم نے 29 اگست 1947 کو دوسرے مدعاعلیہ کے حق میں 35,000 روپے کا چیک نکالا، جو بینک کے مطابق، دراصل بینک کی بہار شریف برانچ کے منیجر کے ذریعے ادائیگی کے لیے منظور کیا گیا تھا اور رقم دوسرے مدعاعلیہ کو ادا کی گئی تھی۔مزید برآں، بینک کے مطابق، 30 اگست 1947 کو بینک کی بہار شریف برانچ کے منیجر کو ایک" جھوٹا اور شرارتی" ٹیلیگرام موصول ہوا جس میں مدعاعلیہ نمبر 2 مہابیر لال کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ بینک کے پوٹدار جسے منیجر نے اپنے ساتھ رقم کے ساتھ بھیجا تھا، نے اسے جمع نہیں کیا تھا اور پوٹدار کا سراغ نہیں لگایا جا سکا تھا۔ٹیلیگرام میں ایک اور درخواست تھی کہ 35,000 روپے کی رقم۔فروری طور پر فرم کو دستیاب کرایا جائے۔ یکم ستمبر 1947 کو منیجر نے فرم کو مطلع کیا کہ ٹیلیگرام میں لگائے گئے الزامات مکمل طور پر جھوٹے ہیں۔ 9 ستمبر 1947 کو منیجر کو مہابیر لال کے دستخط شدہ ایک خط موصول ہوا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ پوٹدار کے ساتھ مل کر اس نے (منیجر) 35,000 روپے کی رقم کا غلط استعمال کیا ہے۔ بینک کی طرف سے ان الزامات کو جھوٹا قرار دیا گیا ہے اور جس مقدمے میں یہ اپیل اٹھتی ہے وہ اس رقم کی وصولی کے لیے دائر کیا گیا تھا جس کے لیے فرم نے 29 اگست 1947 کو چیک نکالا تھا اور درحقیقت منیجر نے اسے کیش کیا تھا۔

مدعاعلیہان نے بینک کے دعوے کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ان کے مطابق، یہ مقدمہ بینک کی بہار شریف برانچ کے منیجر اور پوٹدار کے خلاف ان کی طرف سے قائم کردہ مجرمانہ مقدمے کا جوابی دھماکہ تھا جس میں ان پر غبن کا الزام لگایا گیا تھا۔جب کہ مدعاعلیہان نے اعتراف کیا کہ انہوں نے بینک کی بہار شریف برانچ کے ساتھ 35,000 روپے کے قرض کے لیے انتظامات کیے تھے جیسا کہ بینک نے پٹنہ کے تھوک فروشوں میسرز منوہر داس جینارین کی طرف سے انہیں الاٹ کیے گئے کپڑے کی 42 گانٹھوں کی ڈیلیوری لینے کے لیے الزام لگایا تھا، انہوں نے دعوی کیا کہ دوسرے مدعاعلیہان کو بتایا گیا تھا کہ قواعد کے تحت بینک صرف بینک کی تحویل میں رکھے گئے سامان پر ہی قرض پیش کر سکتا ہے۔انہوں نے مزید الزام لگایا کہ منیجر نے کہا کہ فرم کو پابند کرنے کے لیے وہ 35,000 روپے پیشگی دینے کے لیے تیار تھا، بشرطیکہ کچھ شرائط پوری کی گئیں۔وہ شرائط یہ تھیں:(1) کہ فرم قرض کے بانڈ کے ساتھ ساتھ 50,000 روپے کے وعدے کے نوٹ کو مزید سیکیورٹی کے طور پر نافذ

کرے؛ (2) کہ فرم خود کو تصدیق شدہ 35,000 روپے کا چیک نکالے؛ (3) کہ دوسرا مدعا علیہ مزید اس بات پر متفق ہو کہ رقم اپنے ساتھ نقد لینے کے بجائے وہ منیجر مسٹر کپور کو بینک کے پوٹدار رام بھروسا سنگھ کے ذریعے میسرس منوہر داس جینارین کو ادائیگی کے لیے رقم بھیجنے دے، اور (4) کہ رقم ادا کرنے کے بعد مذکورہ پوٹدار فرم کو الاٹ کیے گئے کپڑے کی گانٹھوں کی ڈیلیوری لے گا اور انہیں بہار شریف میں بینک کے احاطے میں لے آئے گا جہاں وہ قرض ہونے تک وعدے کے تحت رہیں گے۔

اس طرح فرم نے اس بات کی تردید کی کہ 35,000 روپے کی رقم دراصل بینک کی بہار شریف برانچ کے منیجر نے انہیں ادا کی تھی یا پیشگی طور پر دی تھی۔ فرم کے مطابق اگلی صبح 5 بجے چیک نکالا گیا اور مسٹر کپور کے حوالے کیے جانے کے بعد وہ اکیلے پوٹدار کے ساتھ بینک کے خزانے کے اندر گئے اور گا مچھا میں کچھ لپیٹ کر واپس آئے اور اسے پوٹدار کی کمر میں باندھ دیا اور کہا کہ پوٹدار پیسے میسرز منوہر داس جینارین کے حوالے کرے گا، سامان کی ڈیلیوری لے کر بینک کے احاطے میں لائے گا جہاں انہیں گروی رکھا جائے گا۔ اس کے بعد پوٹدار اور دوسرا مدعا علیہ، ایک مہادیو رام کے ساتھ، جو فرم کا نوکر تھا، بس کے ذریعے پٹنہ کے لیے روانہ ہوا۔ پٹنہ کے ایکا اسٹینڈ پر پہنچنے پر، پوٹدار نے دوسرے مدعا علیہ سے کہا کہ وہ ایم/ ایس منوہر داس جینارین کے احاطے میں آگے بڑھے اور کہا کہ چونکہ اسے بہار بینک کی پٹنہ سٹی برانچ جانا ہے، اس لیے وہ بعد میں آئے گا۔ اس نے دوسرے مدعا علیہ کو یقین دلایا کہ وہ 35,000 روپے کی رقم اپنے ساتھ لائے گا۔ اس کے بعد دوسرا مدعا علیہ میسر منوہر داس جینارین کے احاطے میں گیا اور پوٹدار کے آنے کا انتظار کیا۔ چونکہ وہ مناسب وقت کے اندر نہیں آیا، اس لیے وہ بینک کی پٹنہ سٹی برانچ گیا اور پتہ چلا کہ پوٹدار ابھی وہاں نہیں ہے۔ اس کے بعد، شکایت میں مذکور ٹیلیگرام مسٹر کپور کو بھیجا گیا اور پٹنہ میں پولیس میں رپورٹ درج کرائی گئی۔ دوسرے مدعا علیہ کا کہنا ہے کہ 30 اگست کو بہار شریف واپسی پر اس نے مسٹر کپور سے ملاقات کی اور انہیں پوری کہانی سنائی جس پر مسٹر کپور نے کہا کہ انہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ دیکھیں گے کہ گٹھیاں جلد ہی میسر/ ایس منوہر داس جینارین کے ذریعے چھوڑی جائیں۔ تاہم کچھ نہیں ہوا اور اس لیے مدعا علیہان نے مسٹر کپور کے ساتھ ساتھ پوٹدار کے خلاف بھی مجرمانہ شکایت درج کرائی۔ تاہم بالآخر مدعا علیہان کی طرف سے دائر کی گئی شکایت ناکام ہوگئی۔

اپنے فیصلے میں ٹرائل کورٹ نے کہا ہے:

"مزید برآں اگر یہ دلیل کی خاطر بھی قبول کیا جائے کہ رام بھروسہ سنگھ مہابیر لال کے ساتھ پیسے کے ساتھ گیا تھا جیسا کہ معاہدے کی مدت کے مطابق الزام لگایا گیا ہے تو اسے اس مقصد کے لیے مہابیر لال کا عارضی نوکر سمجھا جائے گا جو حقیقت مدعا علیہان کے شواہد سے بھی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ ان کے شواہد کے مطابق مہابیر لال نے اپنے ناشتے کی قیمت اور بس کا کرایہ پورا کیا تھا۔"

بظاہر اس وجہ سے، جب فرم کی اپیل پر ہائی کورٹ کے سامنے بحث کی جا رہی تھی، بینک کے وکیل مسٹر بی سی ڈی نے تسلیم کیا کہ رام بھروسا سنگھ، پوٹدار، پٹنہ لے گیا تھا جہاں وہ دوسرے مدعا علیہ کے ساتھ گیا تھا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا

علیہ نمبر 2 کو دراصل وہ رقم ادا نہیں کی گئی تھی جس کے لیے فرم نے چیک نکالا تھا۔ اس سلسلے میں ہم ہائی کورٹ کے فیصلے میں درج ذیل بیان کا حوالہ دیں گے :

"مدعی کی طرف سے پیش ہونے والے مسٹر بی سی ڈی نے شروع میں تسلیم کیا کہ درحقیقت رام بھروسا سنگھ، پوٹدار نے رقم پٹنہ شہر لے کر کمپنی آف منوہر داس جینا رائن کو ادا کی تھی جیسا کہ مدمقابل مدعا علیہان کا معاملہ ہے۔ تاہم انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس کے باوجود مدعا علیہان مدعی کے دعوے کے ذمہ دار ہوں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مدعا علیہان کی طرف سے جاری کردہ 35,000 روپے کے چیک کے بدلے 35,000 روپے بینک کے خزانے سے نکل گئے ہیں۔ اس لیے بینک اس بات کا ذمہ دار نہیں تھا کہ درحقیقت بینک کی طرف سے رقم کو باضابطہ طور پر پیش کرنے اور اس کا احترام کرنے کے بعد اسے کس نے حاصل کیا۔"

اس کے بعد ہائی کورٹ نے نشاندہی کی کہ مسٹر ڈی کلکتہ اور بمبئی ہائی کورٹس کے کچھ فیصلوں اور قابلہ دستاویزات ایکٹ کی دفعہ 85 پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم ہمارے سامنے بینک کی جانب سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ مسٹر ڈی کی طرف سے ایسی کوئی رعایت نہیں دی گئی۔ دوسرے مدعا علیہ نے ایک حلف نامہ دائر کیا ہے جو بینک کی جانب سے کیے گئے بیان کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہماری رائے میں جہاں عدالت کے فیصلے میں کوئی بیان ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی خاص چیز ہوئی یا نہیں ہوئی، اسے عام طور پر کسی فریق کے ذریعے چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے جب تک کہ قانونی چارہ جوئی کے دونوں فریق اس بات پر متفق نہ ہوں کہ بیان غلط ہے، یا عدالت خود تسلیم کرتی ہے کہ بیان غلط ہے۔ اگر ہائی کورٹ نے اس غلط تاثر پر پیش قدمی کی تھی کہ مسٹر ڈی نے تسلیم کیا تھا کہ رام بھروسا سنگھ اس رقم کو اپنے ساتھ پٹنہ لے گیا تھا، تو بینک کے لیے فیصلہ سنائے جانے کے بعد ہائی کورٹ کے سامنے جائزے کے لیے درخواست کو ترجیح دینے یا اگر عدالت میں فیصلہ فوری طور پر پڑھا گیا تو بیان میں موجود غلطی کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کرانے سے زیادہ آسان کچھ نہیں تھا۔ بینک کی طرف سے اس طرح کا کچھ نہیں کیا گیا۔ بینک کے لیے اب یہ کہنے میں بہت دیر ہو چکی ہے کہ بیان غلط تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ میں بینک کی جانب سے متبادل طور پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس مفروضے پر بھی کہ رام بھروسا سنگھ پیسہ پٹنہ لے گیا تھا، مقدمے کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ اس لیے ہمیں مسٹر ڈی کی طرف سے ہائی کورٹ کی طرف سے ان سے منسوب کردہ قسم کی رعایت دینے میں کوئی عجیب بات نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں ہم اس کے پیچھے جانے سے انکار کرتے ہیں جو ہائی کورٹ کے فیصلے میں موجود ہے، جس کا حوالہ پہلے دیا گیا ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا 35,000 روپے کی رقم بینک کی طرف سے فرم کو ادا کی گئی ہے۔ تسلیم شدہ پوزیشن پر کہ 35000 روپے کی رقم اصل میں فرم کو اس معنی میں موصول نہیں ہوا کہ اسے دوسرے مدعا علیہ کے حوالے نہیں کیا گیا جس نے چیک پیش کیا تھا، کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ فرم کو ادا کیا گیا ہے کیونکہ اسے پٹنہ لے جانے کے لیے پوٹدار کے حوالے کیا گیا تھا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ پوٹدار دوسرے مدعا علیہ کے ساتھ پٹنہ گیا تھا لیکن یہ ماننا بھی مشکل ہے کہ وہ بینک کا نوکر یا

ایجنٹ ہونے کے ناطے فرم نے پٹنہ میں رقم لے جانے کے لیے اس کے ایجنٹ کے طور پر تشکیل دیا تھا۔ یہ بینک کا معاملہ نہیں ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 2 کی تجویز پر پیسہ پوٹدار کے حوالے کیا گیا تھا۔ شاید یہ پوٹدار کا معمول کا فرض نہیں تھا کہ وہ بینک کی جانب سے کسی فریق کو اس کے کاروبار کی جگہ پر ادائیگی کے لیے رقم لے جائے۔ لیکن اگر ایسا نہیں بھی ہے تو ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ فرم اور مسٹر کپور کے درمیان جو انتظام ہوا تھا وہ بھی ایک غیر معمولی تھا۔ مسٹر کپور کو اعتراف ہے کہ سامان سے متعلق سامان یا ملکیت کے دستاویزات کو بینک کی تحویل میں رکھنے سے پہلے فرم کو 35,000 روپے ادا کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ چونکہ مسٹر کپور کسی وقت بینک کے قوانین کو توڑے بغیر فرم کی مدد کرنا چاہتے تھے، اس لیے پوٹدار کو رقم حوالے کرنے کا ان کا ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ بینک کے ایجنٹ کے طور پر انہیں تشکیل دیں تا کہ وہ رقم منوہر داس جینارین کی فرم کو ادا کر سکیں اور اس فرم سے سامان اور ملکیت سے متعلق دستاویزات کی بیک وقت ترسیل کر سکیں۔ پوٹدار کا دوسرے مدعاعلیہ کے ساتھ پٹنہ جانے اور اپنے ساتھ پیسے لے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر وہ بینک کا ایجنٹ نہ ہوتا۔ یہ فرم کا معاملہ ہے کہ دوسرا مدعاعلیہ 29 اگست کی صبح اکیلے بینک نہیں گیا تھا، بلکہ وہ اپنے نوکر مہادیو کے ساتھ گیا تھا۔ ان میں سے دو ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے، وہ یقینی طور پر نہیں چاہتے تھے کہ کوئی تیسرا شخص صرف نقد رقم لے جانے کے لیے ان کے ساتھ جائے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ جو رقم فرم کی اصل تحویل میں یا کسی ایسے شخص کی تحویل میں نہیں گئی جو فرم کا نوکر یا ایجنٹ تھا، اس کے لیے فرم کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

قابلہ دستاویزات ایکٹ، 1881 (1881 کا 26) کی دفعہ 85 اور جگ جیونڈاس، جمناداس بنام دی نگر سنٹرل بینک لمیٹڈ، (1) کے فیصلے کے حوالے سے، جس کی بنیاد اس سیکشن پر رکھی گئی ہے جس پر ہائی کورٹ کے سامنے انحصار رکھا گیا تھا، یہ کہنا کافی ہے کہ دفعہ 85 کی دفعات سے پہلے بینک کی مدد کی جا سکتی ہے، یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ادائیگی درحقیقت فرم یا فرم کی جانب سے کسی شخص کو کی گئی تھی۔ کسی ایسے شخص کو ادائیگی جس کا فرم سے کوئی تعلق نہیں تھا یا بینک کے ایجنٹ کو ادائیگی فرم کو ادائیگی نہیں ہوگی۔ نیگوشیبل انسٹرومینٹس ایکٹ کی دفعہ 118 جس پر ہمارے سامنے انحصار رکھا گیا تھا اس کا کیس پر کوئی اثر نہیں ہے۔

اس کے بعد بینک کی جانب سے زور دیا گیا کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ پوٹدار نے رقم کا غلط استعمال کیا ہے، بینک کو اس کے عمل کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ اس کا عمل ایک مجرمانہ عمل تھا۔ اس دلیل کی حمایت میں ماہر وکیل نے گوپال چندر بھٹاچارجی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہندوستان (2)، اور چیشائر بنام بیلی (3) کے فیصلوں پر انحصار کیا۔ قانون کی حکمرانی جس پر یہ فیصلے مبنی ہیں وہ یہ ہے کہ نوکر کی بدانتظامی کے لیے مالک کی ذمہ داری صرف اپنے نوکر کی دھوکہ دہی تک پھیلی ہوئی ہے جو اس کی ملازمت کے دوران اور مالک کے فائدے کے لیے کی گئی ہے اور یہ کہ ایک مالک نوکر کی بدانتظامی کا ذمہ دار نہیں ہے جو نوکر نے نوکر کے اپنے ذاتی فائدے کے لیے کی ہے۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ یہ معاملات بینک کو کس طرح مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہاں، بینک جو کرنا چاہتا ہے وہ فرم پر اس رقم کے حوالے سے ذمہ داری عائد کرنا ہے جس کے لیے اس نے چیک نکالا تھا۔ اس سے پہلے کہ فرم کو ذمہ دار بنایا جا سکے، جس رقم کے لیے چیک نکالا گیا تھا اسے فرم کو ادا کیا گیا دکھایا جانا تھا۔ اس کے برعکس بینک نے اسے اپنے پوٹدار کے حوالے کر دیا تھا جس کا مقصد اسے منوہر داس جینارائن کی فرم کو ادا کرنا تھا، لیکن

حقیقت میں اس نے اس کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس نے رقم کا غلط استعمال کیا ہے، بینک مدعا علیہان کی فرم کو ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے؟ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں مدعا علیہان بینک کو اس کے کسی ملازم یا ملازم کے مجرمانہ فعل کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ لیکن یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں بینک بینک کے اپنے نوکر کے مجرمانہ فعل کے لیے فرم پر ذمہ داری عائد کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح کی تجویز قانون میں ناقابل حمایت ہے۔ کیونکہ، مناسب صورتوں میں متبادل ذمہ داری اپنے نوکر کے اعمال کے حوالے سے مالک پر منحصر ہو سکتی ہے لیکن یہ ممکنہ طور پر کسی دوسرے کے نوکر کے مجرمانہ اعمال کے حوالے سے کسی اجنبی پر منحصر نہیں ہو سکتی۔ نوکر کے بعض کاموں کے لیے مالک کی ذمہ داری جس اصول پر منحصر ہے وہ یہ ہے کہ نوکر، جب وہ اس طرح کا کام کرتا ہے، تو اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام کرتا ہے۔ اگر نوکر اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام نہیں کر رہا تھا، تو مالک ذمہ دار نہیں ہوگا اور یہ وہ شخص ہے جس نے خاص کام کیا، یعنی نوکر ہی ذمہ دار ہوگا۔ اگر کوئی تیسرا فریق نوکر کے کسی عمل کی وجہ سے نقصان یا نقصان پہنچاتا ہے، تو وہ نوکر کو ذمہ دار ٹھہرا سکتا ہے اور اگر نوکر کا عمل اس کے فرائض یا اختیار کے دائرہ کار میں آتا ہے، تو مالک بھی۔ اس اصول کا واضح طور پر کسی اجنبی کے خلاف ذمہ داری قائم کرنے کے لیے کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا جس سے نوکر کو کسی بھی لحاظ سے کوئی اختیار حاصل کرنے والا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لیے ہم واضح ہیں کہ چاہے پوٹدار کے ذریعے رقم کا غلط استعمال کیا گیا ہو یا منیجر کے ذریعے، یہ بینک ہی ہے جو ان کا آجر ہے جسے نقصان برداشت کرنا ہوگا۔ چیک کے دراز، یعنی وہ فرم جسے بینک کی طرف سے رقم کا کوئی حصہ ادا نہیں کیا گیا تھا، اسے بینک کے لیے اچھا بنانے کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم اپیل کے حکم نامے کی تصدیق کرتے ہیں اور اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document